پروین شاکر

(۱۹۵۲ء۔ ۱۹۹۴ء)

بیسویں صدی کی ممتاز اُردُو شاعرہ کا پورا نام سیّدہ پروین شاکر تھا۔ ابتدا میں ان کا تخلّص ''بینا'' تھا۔ کراچی میں پیدا ہوئیں لیکن ان کا آبائی وطن حسین آباد ضلع شیخوپورہ بہار تھا۔ پروین شاکر نے رضویہ کالونی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور سرسیّد کالج کے شعبۂ فنون میں داخلہ لیا۔ انھوں نے کراچی یونیورسٹی سے انگریزی ادب اور لسانیات میں ایم۔اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ۱۹۸۲ء میں انھوں نے سول سروس کا امتحان پاس کیا اور یوں کسٹم اینڈ ایکسائز ڈیپارٹمنٹ میں ڈپٹی کلکٹر کسٹم کے عہدے پر فائز ہوگئیں۔ اس سے پہلے وہ نو سال تک درس و تدریس کے شعبے سے بھی وابستہ رہیں۔

ادبی زندگی میں ان کی سرگرمیاں ۱۹۶۶ء میں اس وقت شروع ہوئیں جب سرسیّد کالج کی بزمِ ادب نے ایک مقابلۂ بیت بازی منعقد کروایا۔ یہ پہلا پروگرام تھا جس میں پروین شاکر کی ادبی اور شاعرانہ صلاحیتوں کا اظہار ہوا۔ انھیں گولڈ میڈل دیا گیا۔ پروین شاکر نے بہت چھوٹی عمر میں شاعری اور نثر دونوں میں طبع آزمائی شروع کر دی تھی۔ اُردُو اخبارات میں مضامین بھی شایع ہوئے۔ پروین شاکر کی شادی اپنے کزن ڈاکٹر نصیر سے ہوئی جو بعد میں علیحدگی پر منتج ہوئی۔

شاعری کے پہلے مجموعے ''خوشبو'' کو زبردست پذیرائی ملی۔ ''صد برگ''، ''خود کلامی''، ''انکار'' اور ''کفِ آئینہ'' کو بھی مقبولیت حاصل ہوئی۔ ان کے کالموں کا مجموعہ ''گوشۂ چشم'' کے عنوان سے شایع ہوا۔ بعد ازاں ان کی شاعری کلیات ''ماہِ تمام'' کی صورت میں سامنے آئی۔ پروین شاکر نے غزل کے ساتھ ساتھ آزاد نظم میں بھی طبع آزمائی کی۔ ان کے نمایاں موضوعات محبت، نسوانیت پسندی اور سماجی ذلتیں ہیں۔ وہ اپنے اشعار میں محبت، حسن اور ان کے تضادات کو نئے زاویوں سے پرکھتی اور استعاروں، تشبیہات وغیرہ کا عمدہ استعمال کرتی ہیں۔

تتلی، بادل، خوشبو، بارش اور آندھی وغیرہ ان کے معروف استعارے اور علامتیں ہیں۔ حکومتِ پاکستان کی طرف سے انھیں تمغائے حسنِ کارکردگی دیا گیا۔ ۲۶ر دسمبر ۱۹۹۴ء کو پروین شاکر کی کار اسلام آباد میں ایک بس سے ٹکرائی جس کے باعث ان کا انتقال ہوا۔ جس سڑک پر یہ حادثہ ہوا اُس کا نام پروین شاکر کے نام سے منسوب کر دیا گیا۔

www.ilmkidunya.com

سبق: ۲۲

غزل

تدریسی مقاصد:

- طلبہ کو پروین شاکر کی شاعری میں پائے جانے والی شعری خوبیوں یعنی تشبیہات، استعارات اور زبان کی ندرت کی شناخت، ادبی جمالیات اور شعری حسن کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- طلبہ سے نسوانی اور تانیثی ادب کے بارے میں گفتگو کرنا۔
- طلبہ کو پروین شاکر کی غزل کے مضامین اور موضوعات کے بارے میں بتانا۔

بادباں کھلنے سے پہلے کا اِشارہ دیکھنا
میں سمندر دیکھتی ہوں تم کِنارہ دیکھنا

یوں بچھڑنا بھی بہت آساں نہ تھا اُس سے مگر
جاتے جاتے اُس کا وہ مُڑ کر دوبارہ دیکھنا

کس شباہت کو لیے آیا ہے دروازے پہ چاند
اے شبِ ہجراں! ذرا اپنا ستارہ دیکھنا

کیا قیامت ہے کہ جن کے نام پر پسپا ہوئے
اُن ہی لوگوں کو مقابل میں صف آرا دیکھنا

جیتنے میں بھی جہاں جی کا زیاں پہلے سے ہے
ایسی بازی ہارنے میں کیا خسارہ دیکھنا

آئینے کی آنکھ ہی کچھ کم نہ تھی میرے لیے
جانے اب کیا کیا دکھائے گا تمھارا دیکھنا

ایک مُشتِ خاک اور وہ بھی ہوا کی زد میں ہے
زندگی کی بے بسی کا استعارہ دیکھنا

(ماہِ تمام)

www.ilmkidunya.com

مشق

۱۔ مندرجہ ذیل کے مختصر جواب دیں:

(الف) پروین شاکر کو خوش بو کی شاعرہ کیوں کہا جاتا ہے؟

(ب) ''سمندر'' اور ''کنارہ'' کن دو متضاد صورتوں کی علامتیں ہیں؟

(ج) شاعرہ کے مقابل کون لوگ صف آرا ہوئے ہیں؟

(د) پروین شاکر کے نزدیک جیت جانے میں ہار کا پہلو کس طرح پوشیدہ ہے؟

(ہ) شاعرہ نے آخری شعر میں انسانی بے بسی اور بے ثباتی کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا ہے؟

۲۔ مصرعے مکمل کریں:

(الف) ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کھلنے سے پہلے کا اشارا دیکھنا

(ب) کیا قیامت ہے کہ جن کے نام پر ۔۔۔۔۔۔ ہوئے

(ج) ۔۔۔۔۔۔ میں بھی جہاں جی کا زیاں پہلے سے ہے

(د) ایک ۔۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ بھی ہوا کی زد میں ہے

(ہ) ایسی بازی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کیا خسارہ دیکھنا

۳۔ درست جواب کی نشان دہی کریں:

(i) شاعرہ دیکھنے کا کہہ رہی ہیں:

(الف) کنارہ (ب) طوفان (ج) سمندر (د) ساحل

(ii) بچھڑنا تھا:

(الف) دشوار (ب) آساں (ج) مشکل (د) قیامت

(iii) دروازے پر آیا:

(الف) چاند (ب) سورج (ج) ستارہ (د) سیارہ

(iv) مقابلے پر وہ لوگ آ گئے جن کے نام پر ہوئے:

(الف) قربان (ب) بدنام (ج) پسپا (د) شکستہ

(v) شاعرہ کے لیے کچھ کم نہ تھی:

(الف) نرگس کی آنکھ (ب) آئینے کی آنکھ (ج) غزال کی آنکھ (د) بیمار کی آنکھ

www.ilmkidunya.com

۴۔ غزل کے درج ذیل اشعار کی تشریح فکری اور فنی حوالوں سے کریں۔

(الف) آئینے کی آنکھ ہی کچھ کم نہ تھی میرے لیے
جانے اب کیا کیا دکھائے گا تمھارا دیکھنا

(ب) ایک مشتِ خاک اور وہ بھی ہوا کی زد میں ہے
زندگی کی بے بسی کا استعارہ دیکھنا

۵۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کے معانی لکھیں:

بادباں　　شباہت　　صف آرا　　مُشتِ خاک　　شبِ ہجراں

۶۔ پروین شاکر کی زیرِ نظر غزل پر ایک استحسانی اور تنقیدی نوٹ لکھیں۔

۷۔ درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں:

مقابل　　زیاں　　آئینہ　　استعارہ　　شباہت　　پسپا

۸۔ پروین شاکر کی اس غزل کے قوافی اور ردیف کی نشان دہی کریں:

سرگرمیاں برائے طلبہ:

- اس غزل کو کمرہ جماعت میں درست تلفظ کے ساتھ بلند آہنگ کے ساتھ پڑھیں۔
- پروین شاکر کی کلیات "ماہِ تمام" سکول / کالج کی لائبریری سے جاری کروائیں اور منتخب اشعار ڈائری میں نقل کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

- پروین شاکر کے سوانحی کوائف اور شاعری کی منفرد خصوصیات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔
- طلبہ کو پروین شاکر کی شاعری اس کے کسی شعری مجموعے سے پڑھ کر سنائیں۔
- طلبہ کو پروین شاکر کی شاعری کے موضوعات کا تعارف کرائیں۔

❀❀❀

www.ilmkidunya.com